تحریفِ انجیل وصحتِ انجیل

خدا تعالیٰ کا شکر ہے وسپاس ہو کہ اس نے وقتاً فوقتاً ملہموں کو ہدایت بھی دی ہے تا کہ بنی آدم کو راہ راست پر لانے کے لئے الہامی کتابیں لکھی جائیں مثلاًز بور وانجیل وصحف انبیاء ۔ وہ اقوام جن کے پاس پاک نوشتے ہیں ان پر فخر کرتی ہیں جیسے مسلمان قرآن شریف پر اور نصاریٰ انجیل جلیل پر ۔ پھر جب کسی کتاب پر جسے اس کے مقتد الہامی جانتے ہیں اعتراض کیا جاتاہے تو وہ رنجیدہ ہوتے ہیں۔ علاوہ بریں جب کسی خدادا د کتاب پر بیجا اعتراض کیا جاتاہے اوراس کی وجہ سے بعض لوگ اکثر اسے جعلی سمجھنے لگے اوراس کا مطالعہ چھوڑدیتے ہیں تو خلق اللہ کا روحانی نقصان ہوتاہے اس لئے جھوٹے معترضاں پر ضرور غضب الہیٰ ہوگا۔

مُدت سے ہندوستان میں اکثر اہلِ اسلام انجیل جلیل پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس میں تحریفِ لفظی ہوئی ہے۔ تحریف دوطرح کی ہوتی ہے یعنی تحریف معنوی جس سے یہ مراد ہے کہ لوگ کتاب سے اقتباس کرتے وقت اقتباسات کو بگاڑ دیتے یا کتاب کا مطلب بدل دیتے ہیں ۔ ایسی تحریف کتاب کے باہر ہوتی ہے پر تحریف لفظی کا یہ مطلب ہے کہ خود کتاب کی عبارت میں فرق کردیا گیا ہے۔

یہ الزام ذیل کی قرآنی آیتوں پر مبنی کیا جاتاہے۔ وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُم بِالْكِتَابِ الخ جس کا ترجمہ یہ ہے اوران میں ایک فریق ہے کہ

زبان مروڑ کر پڑھتے ہیں کتاب کو کہ تم جانو وہ کتاب میں ہے اور وہ نہیں کتاب میں اور کہتے ہیں وہ اللہ کا قول ہے یا تمہارا ہے اور وہ نہیں اللہ کا کہا اور اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں جان کر۔ عمران رکوع ۸ آیت ۷۸۔

پھر دوسری آیت یہ ہے کہ مِّنَ الَّذِينَ هَادُواْ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ الخ یعنی وہ جو یہود ہیں بے ڈھب کرتے ہیں بات کو اس کے ٹھکانے سے۔ نساء رکوع ۸ آیت ۴۸۔ مگر یہ آیت فقط اہل یہود سے تعلق رکھتی ہے اس لئے اس کا انجیل شریف سے کچھ بھی واسطہ نہیں کیونکہ یہودیوں نے کبھی انجیل کو قبول نہیں کیا۔

تیسرا مقام یوں ہے يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لاَ يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ الخ یہ ترجمہ اے رسول تم غم نہ کھاؤ ان پر جو دوڑ کر لگتے ہیں منکر ہوتے۔ وہ جو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اپنے منہ سے اور ان کے دل مسلمان نہیں اور وہ جو یہودی ہیں جاسوسی کرتے ہیں جھوٹ بولنے کو اور جاسوس ہیں دوسری جماعت کے جو تجھ تک نہیں آئے۔ بے اسلوب کرتے ہیں بات کو اس کا ٹھکانہ چھوڑ کر۔ مائدہ ۶ ۔ رکوع آیت ۴۱۔

پھر فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَاقَهُمْ لَعنَّاهُمْ الخ سو ان کے عہد توڑنے پر ہم نے ان کو لعنت کی اور کردئیے ان کے دل سیاہ۔ بدلتے ہیں کلام کو اس کے ٹھکانے سے۔ الخ مائدہ آیت ۱۳ ۔

پھر پانچواں مقام حسب ذیل ہے۔ أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُواْ لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ الخ یعنی اب کیا تم مسلمان امید رکھتے ہو کہ وہ مانیں تمہاری بات اور ایک فریق تھی ان میں کہ سنتے کلام اللہ کا پھر اس کو بدل ڈالتے بوجھ کر ان کو معلوم ہے۔ بقر ۹ رکوع آیت ۷۵۔

صاف صاف ظاہر ہے کہ مذکورہ بالا آیتوں میں سے بعض فقط یہودیوں کے متعلق ہیں اور چونکہ انجیل شریف عیسائیوں کی کتاب ہے اور یہودیوں کی نہیں لہذا ان آیات کی رو سے انجیل پر کوئی الزام نہیں لگتا۔

بعض لوگ غلط فہمی سے یہ سمجھتے ہیں کہ توریت اور صحف انبیاء میں جو آیات مسیح کے حق میں آئی تھیں ان کو اہل یہود نے مٹانے کی کوشش کی ہے۔ اس کی نسبت اتنا لکھنا کافی ہے۔ اول یہودی لوگ یا تو انکار کرتے کہ یہ آیات مسیح کے حق میں لکھی گئیں یا یہ کہتے ہیں کہ ناصرف کا یسوع ابن مریم یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح نہیں ہے۔دوم جب پرانے عہد نامہ یعنی توریت، زبور، اور صحف الانبیاء کے انگریزی ترجمے کی ترمیم ۱۸۸۴ء میں ہوئی تو ایک دو یہودی علماء مسیحی ترمیم کرنے والوں کے ساتھ شریک ہوئے اور سب اہل یہود اور نصاریٰ وہی توریت، زبور اور صحف الانبیاء پڑھتے اور مانتے ہیں۔

بہر حال مذکورہ بالا آیتوں میں سے شاید دو ایک مسیحیوں سے منسوب کئے جائیں پس ان کی نسبت یہ کہنا چاہیے کہ ان میں صرف یہ الزام موجود ہے کہ اپنی پاک کتابوں سے اقتباس کرتے وقت اور اس کی آیتیں پڑھتے وقت اہل کتاب

مطلب کو بگاڑ کر اور بدل دیتے اور ایسی ایسی آیتیں بھی پڑھتے تھے جو ان کی کتابوں میں موجود نہیں تھیں اور یہ محض تحریف معنوی ہے۔

امام فخر الدین صاحب کی تفسیر اور تفسیر حسینی میں یہ لکھاہے جیسے پادری غلام مسیح نے اپنی کتاب تحقیق الاسلام میں درج کیا ہے کہ یہاں تحریف سے معنی بدلنا مراد ہے اور نہ تحریف لفظی ۔ ابن عباس سے بھی ایک روایت اسی کے موافق ہے(دیکھو کتاب موصوف) اس سبب سے ایسے بھی اہل اسلام ہیں جو اقرار کرتے ہیں کہ انجیل جلیل میں تحریف لفظی نہیں ہوئی ۔ توبھی آج کے مسلمین زیادہ تر انجیل شریف کو محرف مانتے ہیں۔ اکثر اس الزام کے جواب میں مسیحیوں نے یہ کہاہے کہ اگر انجیل محرف ہوئی ہے تو صحیح انجیل ہم کو دکھادو یا کم سے کم اتنا دکھادو کہ کہاں تبدیلی ہوئی ۔ کون کون سی آیتیں نکالی گئیں یا بدل ڈالی گئیں۔ جہاں تک خادم کو علم ہے کسی نے کبھی یہ کام کرنے کا دعویٰ نہیں کیا۔ مسیحیوں کے لئے یہ کافی وشافی جواب ہے پر ان مسلمانوں کے لئے نہیں جو یقین کرتے ہیں کہ قرآن شریف کی مذکورہ بالاآیتوں کا مطلب یہ ہے کہ انجیل میں تحریف لفظی ہوئی ہے۔

مندرجہ بالا چند فقرے ناظرین ازراہِ مہربانی تمہید سمجھیں یہ باتیں پرانی اور مشہور ہیں اور ان کی نسبت متعدد اشخاص نے کتابیں اور رسالے تصنیف کئے ہیں اور یہاں ان کا دہرانا مفید نہ ہوگا اس چھوٹی سی کتاب کے لکھنے کا یہ مقصد ہے کہ خادم یہ کہنا چاہتاہے کہ ۔ اوّل موجودہ مستند انجیل محرف نہیں ہوئی ۔ دوم مسیحیوں نے بے شک محمد صاحب کے زمانے سے پہلے جعلی اور محرف انجیلیں بنائیں اور ان میں سے کم سے کم ایک جعلی محمد صاحب کے وقت عرب میں مروج تھی۔ چنانچہ یہ ممکن ہے کہ ناظرین یہ بھی مانیں کہ قرآن شریف میں اللہ نے سچ مچ عیسائیوں پر انجیل شریف کی تحریف کا الزام لگایا اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی تسلیم کریں کہ مسیحیوں کی موجودہ انجیل مستند اور صحیح ہے۔

ناظرین کو واضح ہو کہ مسیحیوں کے نئے عہد نامہ میں جسے لوگ عموماً انجیل کہتے ہیں۔ چار قسم کے صحیفے یعنی اول اناجیل اربعہ جن میں جنابِ مسیح کی سوانح عمری اور تعلیم مرقوم ہے۔ دوم رسولوں کے اعمال کی کتاب جس میں حواریوں کی منادی اور دین عیسوی کے قائم ہونے کا ذکر ہے۔ سوم خطوط جن میں مسیح کی تعلیم کی نسبت حواریوں کی رائے مندرج ہے اور چہارم مکاشفے کی کتاب غیر مستند نئے عہد نامے میں بدعتی لوگوں کی جعلی کتابیں پائی جاتی ہیں یعنی انجیلیں متفرق رسولوں کے اعمال، جعلی خطوط اور مصنوعی مکاشفات

یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ یہ غیر مستند کتابیں مستند کتابوں کی طرح ایک جلد میں جمع ہوئیں۔ اکثر مسیحیوں نے ہمیشہ ان کو رد کیا اوراگرچہ ان میں سے بعض کسی زمانے میں یا کسی علاقے میں مروج ہوگئیں توبھی یہ سب بہت جلد بھلادی گئیں۔ بعضوں کا ذکر پرانے زمانے کے مسیحی علماء کی تصنیفات میں ملتا ہے مگر ان میں سے کچھ بالکل جاتی رہیں اور بعضوں کے صرف دو تین نسخے یا

مسودے موجود ہیں۔ بہر حال دو تین ایسی تھیں جن کا اس سے زیادہ رواج ہوا اور جو کئی صدیوں تک پڑھی جاتی تھیں۔

ان کتابوں کے لکھنے والوں کے نام معلوم نہیں۔ اکثر ان کے مصنف ایسے ایسے نام رکھتے تھے جن سے یہ سمجھا جائے کہ کسی حواری نے ان کو لکھا۔ مثلاً توما کی انجیل، یوحنا کے اعمال۔

۱۹۲۴ء میں جناب ڈاکٹر ایم۔ آر جیمبر صاحب نے ان کو نئے سرے سے جمع کرکے یونانی، لاطینی، سریانی، قبطی اور دیگر زبانوں سے انگریزی میں ترجمہ کیا اور آکسفورڈ کی یونیورسٹی کے مطبع میں چھپوایا ہے۔ میں ان کا اور نیز مطبع کے مہتمم صاحب کا بھی نہایت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے مفت اجازت دی ہے کہ اس کتاب کے سے اقتباس کرکے کچھ عبارتوں کو ناظرین کے پیش نظر کروں۔

اگر سب غیر مستند انجیلوں وغیرہ کی فہرست بنائی جائے تو اس میں کم سے کم ستر کتابوں کے نام لکھے جائینگے جن میں سے کچھ بالکل کھوگئی بعض ناقص ہیں اور بعض پورے طورپر موجود ہیں۔ زیادہ اہم کتابوں کے نام حسب ذیل ہیں:

۱۔انجیلیں: عبرانیوں کی انجیل۔ ناقص۔
یعقوب کی کتاب۔
توما کی انجیل
مریم کی پیدائش کی انجیل
طفولیت کی انجیل (عربی میں)
نکودیمس کی انجیل
پلاطس کے اعمال
پلاطس کا خط
ارمتیہ کے یوسف کا بیان
پطرس کی انجیل۔ ناقص
"مصنوعی متی کی انجیل"

جعلی اناجیل خطوط او رمکاشفات کی تاریخیں جہاں تک معلوم ہوئیں حسب ذیل ہیں:

۱۔ اناجیل: عبرانیوں کی انجیل سے کلیمنٹ نے جو سکندریا میں رہتا تھا اقتباس کیا ہے کلیمنٹ کی وفات ۲۳۰ء میں ہوئی لہذا یہ انجیل اس وقت سے پیشتر لکھی گئی۔

یعقوب کی کتاب۔ غالباً ۱۵۰ء

توما کی انجیل۔ اوریجن نے جو ۲۵۴ء میں مرگیا اس سے اقتباس کیا ہے۔

مریم کی پیدائش کی انجیل۔ غالباً پانچویں صدی میں لیکن ٹھیک پتہ نہیں ملتا۔

طفولیت کی انجیل (عربی) ٹھیک پتہ نہیں غالباً پانچویں صدی۔

پیلاطس کے اعمال۔ چوتھی صدی۔

پیلاطس کا خط۔ غالباً پندرھویں صدی میں

ارمتیہ کے یوسف کا بیان۔ ٹھیک پتہ نہیں چلتا۔ چوتھی صدی کے بعد۔

پطرس کی انجیل۔ اوریجن نے اقتباس کیا۔ غالباً دوسری صدی۔

" مصنوعی متی کی انجیل" ۔ یہ مذکورہ بالا کتابوں کے بعد کی ہے۔

حواریوں کے اعمال۔ یوحنا کے اعمال۔ ۱۵۰ء یا اس سے بھی پیشتر۔

پولوس کے اعمال ۔ ۱۷۰ء کے قریب۔ ٹرٹولین نے جس کی وفات ۲۳۰ء میں ہوئی اس کا ذکر کیا۔

پطرس کے اعمال۔ تقریباً ۲۰۰ء۔

اندریاس کے اعمال۔ ۲۰۰ء اور ۲۵۰ء کے درمیان۔

توما کے اعمال۔ تیسری صدی۔

فلپس کے اعمال اس کے بعد لکھی گئی شاید پانچویں صدی۔

خطوط: مسیح اور ابگرس بادشاہ کے خطوط۔ یوسیفس نے اس کا ذکر کیا۔ تاریخ وفات ۳۴۰ء۔

پولس اور سینیکا کے خطوط۔ چوتھی صدی ۔ جروم نے اس کا ذکر کیا ۔ تاریخ وفات ۴۲۰ء

مکاشفات۔ پطرس کا نسخہ۔ پانچویں صدی کا ہے لیکن اس کا ذکر دوسری صدی کی ایک فہرست کتب میں ہے۔

پولوس کا مکاشفہ۔ آگسٹین نے اس سے اقتباس کیا تاریخ وفات ۴۳۰ء۔

توما کا مکاشفہ ۴۵۰ء سے پہلے کا ہے۔

کنواری مریم کا مکاشفہ۔ اسکے بعد کا لکھا ہوا ہے پر ٹھیک پتہ نہیں ملتا۔

مذکورہ بالا فہرست میں جہاں لفظ اقتباس آیا اس سے یہ مراد نہیں کہ ان بزرگوں نے ان کتابوں کو صحیح سمجھا کیونکہ اکثر اوقات انہوں نے ان کو مشکوک یا غیر معتبر بتایا۔ ان اقتباسوں اور تذکروں سے اکثر کتابوں کی تصنیف کا کچھ سراغ ملتا ہے۔

۲۔ حواریوں کے اعمال:
- یوحنا کے اعمال
- پولوس کے اعمال
- پطرس کے اعمال
- توما کے اعمال
- اندریاس کے اعمال
- فلپس کے اعمال

۳۔ خطوط:
- مسیح اور ابگرس بادشاہ کے خطوط
- پولوس اور سینیکا کے خطوط
- رسولوں کے خط

۴۔مکاشفات: پطرس کا مکاشفہ

پولوس کا مکاشفہ

توما کا مکاشفہ

کنواری مریم کا مکاشفہ

یہ سب کتابیں ہیں مگر شریرلگوں کی کوششوں کا کوئی خاتمہ نہیں۔ حال کے زمانے میں یعنی انیسویں صدی میں ایک چھوڑ تین جعلی انجیلیں بنائی گئیں۔ علاوہ ان کے ایک اور جعلی انجیل برنباس کی انجیل ہے یہ مسیح کے قریب ۱۶۰۰ برس بعد بنائی گئی۔ ان کتابوں سے ہمارا کچھ سروکار نہیں۔

یہ خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ اس کے قبل کہ مذکورہ بالا کتابوں کی کچھ عبارتیں نقل کی جائیں ہم سوچیں کہ لوگوں نے ان کتابوں کو کس مقصد سے لکھا۔ ایک سبب یہ تھا کہ مستند انجیلوں میں مسیح کے لڑکپن کا بہت کم حال لکھاہے۔ یقیناً خدا نے نہیں چاہا کہ یہ ہم کو معلوم ہو کیونکہ یہ ہماری نجات سے کچھ تعلق نہیں رکھتا۔ پرعام لوگ اس کی نسبت زیادہ علم چاہتے تھے اوراسی لئے ایسی کتابیں جو مسیح کے بچپن کا حال بیان کرنے کا دعویٰ کرتی بکتی تھیں اورکم علم لوگ ان کو پسند کرتے تھے۔ اسی طرح سے لوگ یہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ مسیح کی موت کے بعد اس نے کیا کیا۔ پھر نئے نئے فرقے قائم ہوئے جو نئے نئے مسئلے مذہب میں ملانا چاہتے تھے اوران کے ثبوت کے لئے جعلی خطوط وغیرہ بنائے مثلاً بعض یہ سکھاتے تھے کہ وہ جسمانی تعلق اور افعال جن کو خدا نے انسان کی نسل قائم کرنے کے لئے ٹھہرایا ہے گناہ میں داخل ہیں اور یہ بھی کہ شوہر اوربیوی کو لازم ہے کہ ایک دوسرے سے الگ رہیں۔ اس تعلیم کی بنیاد یہ تھی کہ وہ سمجھتے تھے کہ جسم ہی میں گناہ کی جڑہے اور جسمانی زندگی سراسر بُری ہے یہاں تک کہ انسان کا دنیا سے مٹ جانا بہتر ہے۔ اس کے ثبوت کے لئے رسولوں کے اعمال اس کی کیفیت لکھی گئی۔ پھر جب بعض مسیحیوں نے حضرت مریم کی بیجا عزت کرنا شروع کیا جو عبادت میں داخل ہے تو اس کے متعلق جعلی کتابیں لکھی گئیں۔

پھر ایسے فرقے قائم ہوئے جو فرشتوں اور آسمانی روحوں کی بابت بہت عجیب تعلیم دیتے تھے۔ ان کی طرف سے بھی جعلی نوشتے نکلے جو الہام کا دعویٰ کرتے تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ فرقے صدیوں سے موقوف ہوگئے ہیں۔

پھر اس غرض سے کہ ناظرین کو آگاہی ہو کہ ان کتابوں میں کیسی کیسی باتیں لکھی ہیں میں نیچے ان کی چند عبارتوں کا ترجمہ لکھتا ہوں " توما کی انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بچپن کی نسبت یوں مندرج ہے:

فصل ۹ سے فصل ۱۱ تک

اور چند دن کے بعد عیسیٰ کسی مکان کے بالا خانے میں کھیل رہا تھا اور چھوٹے چھوٹے بچے اس کے ساتھ کھیل رہے تھے ان میں سے ایک مکان پر سے گرپڑا اورمر گیا۔ باقی بچے یہ دیکھ کر بھاگ گئے اور عیسیٰ اکیلارہ گیا۔ پھر جو بچہ مر گیا تھا اس کے ماں باپ نے آکر عیسیٰ پر یہ الزام لگایا کہ اس نے اس کو گرادیا پھر عیسیٰ نے کہا میں نے اسے نہیں گرادیا مگر وہ اس کو گالی دیتے رہے۔ تب عیسیٰ چھت پر

سے کود پڑا اور بچے کی لاش کے پاس کھڑے ہو کر بلند آواز سے کہا اے رینو (یہی اس بچے کا نام تھا) اٹھ اور مجھے بتا کیا میں نے تجھے گرادیا۔ پس وہ فوراً اٹھا اور کہا نہیں مولا نے مجھے نہیں گرادیا بلکہ تونے مجھے اٹھایا۔ اور جب انہوں نے یہ دیکھا تو تعجب کیا اور بچے کی ماں باپ نے اس نشان کے سبب سے خدا کی تمجید کی جو واقع ہوا اور عیسیٰ کو سجدہ کیا۔

پھر تھوڑے دن کے بعد ایک جوان پڑوس میں لکڑی چیر رہا تھا اور کلہاڑی گر پڑی ایسا کہ اسکے پاؤں کا تلوا بیچ میں چر گیا اور اتنا خون بہا کہ وہ قریب المرگ ہو گیا۔ جب گڑ بڑ اور شور وغل ہونے لگا تو وہ بچہ عیسیٰ اُدھر دوڑ کر بھیڑ کے بیچ زبردستی گھس گیا اور زخمی جوان کا پاؤں پکڑا اور وہ فوراً اچھا ہو گیا پھر اس نے جوان سے کہا اب اٹھ کر لکڑی کو چیرتا جا اور مجھے یاد رکھ مگر جب بھیڑ کے لوگوں نے دیکھا کہ کیا ہوا تو بچے کو سجدہ کیا اور کہنے لگے بیشک خدا کی روح اس چھوٹے بچے میں سکونت کرتی ہے۔ پھر جب وہ چھ برس کا تھا تو اس کی ماں نے اسے بھیجا تاکہ پانی بھر کر گھر میں لے آئے اور اسے ایک گھڑا دیا لیکن بھیڑ میں وہ گھڑا دوسرے برتن سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا پر عیسیٰ نے وہ کپڑا جسے وہ پہنے تھا پھیلایا اور اسی میں پانی بھر کر اسے اپنی ماں کے پاس لایا۔ جب اس کی ماں نے دیکھا کہ کیا ہو گیا تو اسے چوما اور اس نے ان عجیب کاموں کو جسے وہ اسے کرتے دیکھتی تھی اپنے دل میں یاد رکھا۔

پھر بیج بونے کے موسم میں وہ چھوٹا بچہ اپنے باپ کے ساتھ نکلا تاکہ وہ اپنی زمین میں گیہوں بوئیں اور جب اس کا باپ بوتا تھا چھوٹے بچے عیسیٰ نے گیہوں کا ایک ہی دانہ بودیا پھر اس نے اس کا پھل کاٹ کر اس کے دانے نکالے اور اسے ۱۰۰ پیمانے بنائے اور گاؤں کے سب غریبوں کو کھلیان میں بلا کر وہ گیہوں ان کو دے دیئے اور یوسف نے باقی گیہوں لے لئے ۔ جب اس نے یہ معجزہ کیا تو اس کی عمر آٹھ سال کی تھی۔

مذکورہ بالا عبارت میں کچھ مصنوعی معجزات بیان ہوئے جن کا ذکر انجیل شریف میں کہیں نہیں ملتا اور جن کی تحقیقات کا کوئی ثبوت نہیں بلکہ شہادت بھی نہیں۔ پھر مسیح کی نسبت ایسی بھی باتیں لکھی گئی ہیں۔

فصل ۱۴

جن سے اس میں ناحق غصہ معلوم ہوتا ہے کہ مثلاً اسی کتاب میں لکھا ہے۔ جب یوسف نے بچے کی عقل دیکھی اور یہ بھی کہ اس کی عمر بڑھتی جاتی ہے تو اس نے پھر اپنے دل میں سوچا کہ اسے کتابوں سے ناواقف نہیں رہنا چاہیے اور اس نے اس کو لے کر کسی دوسرے استاد کے حوالے کیا۔ استاد نے کہا کہ پہلے میں اسے یونانی حروف سکھاؤنگا اور پھر عبرانی حروف۔ کیونکہ استاد بچے کی فہمی سے واقف تھا اور اس سے ڈرتا تھا۔ تو بھی اس نے حروف تہجی لکھ دیئے اور عیسیٰ دیر تک ان پر غور کرتا رہا اور اسے جواب نہ دیا۔ پھر عیسیٰ نے اس سے کہا کہ اگر تو سچ مچ معلم ہے اور کتابوں سے خوف واقف ہے تو مجھے الف کی قدرت بتا پھر میں

تجھے ب کی قدرت بتاؤنگا۔ اس سے استاد نے ناراض ہو کر اس کے سر پر مارا اور بچے نے اسے دعائے بد دی اور وہ فوراً بے ہوش کر اوندھے منہ زمین پر گرا اور بچہ پھر یوسف کے گھر کو گیا اور یوسف رنجیدہ ہوا اور اس کی ماں کو حکم دیا کہ وہ دروازے کے باہر نہ جائے کیونکہ جو کوئی اسے غصہ دلاتا تھا مر جاتا تھا۔

واضح ہو کہ اصلی انجیل میں ذکر ہے کہ جب سیدنا عیسیٰ مسیح کے دشمنوں نے اسے طمانچے مارے۔ اس پر تھوکا۔ اسے کوڑے لگائے اور آخر کار اسے مصلوب کیا تو اس نے ان کو گالی نہیں دی اور نہ ان پر لعنت بھیجی بلکہ ان کے لئے دعا کرکے کہا۔ اے باپ انہیں معاف کر کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں(لوقا ۲۳: ۳۴اور پطرس کا پہلا خط ۲: ۲۱سے ۲۴تک)۔

پھر اسی کتاب میں یوں مرقوم ہے کہ۔

دوسرا یونانی نسخہ فصل ۲

کسی روز جب بارش ہوئی تو وہ اپنی ماں کے گھر سے نکل کر زمین پر ایسی جگہ کھیلنے لگا جہاں پانی بہہ رہا تھا اور اس نے چھوٹے گڑھے سے اور پانی بہہ کر ان میں بھر گیا۔ تب اس نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ تو صاف ستھرا پانی بن جائے اور فوراً ایسا ہی ہوا مگر حنا فقیہ کا ایک لڑکا جھاؤ کی شاخ لئے ادھر سے گذرا اور اس شاخ سے گڑھوں کو بگاڑدیا اور پانی بہہ گیا۔ پھر عیسیٰ نے مڑکر اس سے کہا اے شریر اور نافرمان لڑکے۔ گڑھوں نے تیرا کیا نقصان ۔ کیا ہے کہ تونے انہیں خالی کیا۔ تو اپنا دور پورا نہ کریگا بلکہ اس شاخ کی طرح جو تیرے ہاتھ میں ہے سوکھ جائیگا وہ لڑکا آگے بڑھا اور تھوڑی دیر میں گر پڑا اور اس کا دم نکل گیا ۔ دوسرے مقام میں یوں مرقوم ہے ۔ اور چند دن کے بعد جب عیسیٰ شہر میں گذرتا تھا تو کسی بچے نے اس پر پتھر پھینکا اور وہ عیسیٰ کے کندھے میں لگا۔ سو عیسیٰ نے اس سے کہا تو اپنا دور پورا نہ کریگا۔ فوراً وہ بھی گر کر مر گیا۔ اور جو لوگ پاس کھڑے تھے متعجب ہوئے اور کہنے لگے ۔ یہ بچہ کہاں سے ہے کیونکہ ہر بات جو وہ کہتا ہے پورا کام بن جاتی ہے۔

اس کتاب میں جو مصنوعی متی کی کہلاتی ہے یوں مندرج ہے کہ جب یوسف اور مریم عیسی کو مصر میں لے جاتے تھے تو ذیل کی باتیں واقع ہوئیں۔

فصل ۱۸

وہ ایک غار پر آئے اور وہاں آرام کرنا چاہا۔ مریم اتری اور عیسیٰ کو گود میں لے کر بیٹھ گئی ۔ یوسف کے ساتھ تین لڑکے تھے اور مریم کے ساتھ ایک لڑکی تھی۔ دفعتہً غار سے تین اژدھے اور ڈر کے مارے وہ چلا اٹھے ۔ پھر عیسیٰ اپنی ماں کی گود سے اترا اور اژدہوں کے سامنے کھڑا ہوا ۔ پس اژدہوں نے اسے سجدہ کیا:

عیسیٰ ان کے سامنے ٹہلتا رہا اور ان کو حکم کیا کہ کسی کو ضرر نہ پہنچائیں۔ مریم اس کے سبب سے ڈر گئی مگر اس نے کہا مت ڈر اور یہ گمان نہ کر کہ میں بچہ ہوں کیونکہ میں ہمیشہ سے کامل انسان ہوں اور یہ ضروری امر ہے کہ جنگل کے جانور میرے سامنے پالوجانور بن جائیں۔

پھر یہ بھی لکھاہے

فصل ۲۰

تیسرے دن مریم نے ایک کھجور کا درخت دیکھ کر اس کے نیچے آرام کرنا چاہا اور جب وہ وہاں بیٹھ گئی تو درخت پر پھل دیکھ کر یوسف سے کہا میں کچھ پھل چاہتی ہوں یوسف نے جواب دیا مجھے تعجب ہے کہ تو ایسا کہتی ہے۔ کیونکہ درخت بہت اونچا ہے۔ میں تو پانی کی فکر میں ہوں اس لئے کہ ہمارے پاس بہت کم بچا ہے۔ پھر عیسیٰ نے جو مریم کی گود میں بیٹھا تھا چہرے سے خوشی ظاہر کی اور کھجور کے درخت کو حکم دیا کہ اپنے پھل اس کی ماں کو دیدے۔ پس درخت مریم کے پاؤں تک جھک گیا اور اس نے اس سے اتنا توڑا جتنا اس نے چاہا اس کے بعد عیسیٰ نے درخت کو سیدھا ہونے کا حکم دیا اور یہ بھی فرمایا کہ جو پانی میں سے اس درخت کی جڑ میں تھا کچھ دیدے۔ چنانچہ ایک چشمہ بہ نکلا اور سب نے خوش ہو کر اس میں سے پیا۔

زبانِ عربی میں ایک انجیل اسی قوم کی موجود تھی اور ۱۶۹۷ء میں سائک صاحب نے اس کے ایک نسخے کا ترجمہ زبان انگریزی میں کیا تھا لیکن اتنے میں یہ نسخہ کھو گیا تو بھی شہر روم اور شہر فلورنس میں نسخے موجود ہیں۔ یہ کتاب توما کی انجیل سے بہت کچھ ملتی جلتی ہے۔

اوپر کے اقتباسات کی نسبت یہ کہنا ہے کہ ان میں اولاً ایسے ایسے مصنوعی بیانات ہیں جو عام لوگ سننا پسند کرتے تھے۔ جب لوگ جعلی انجیلیں بنانے لگے تو ایسے ایسے معجزے بیان کئے۔ اگر ناظرین مروجہ انجیل کا جو اصلی ہے مطالعہ کرینگے تو ان کو معلوم ہوجائیگا کہ جو معجزے اس میں بیان کئے گئے بالکل اور طرح کے ہیں۔ ان میں ایک بھی ایسا نہیں جو مسیح کے فائدے یا نفع کے لئے یا محض دکھاوے کے لئے یا کسی کے نقصان کی غرض سے کیا گیا ہو۔ فرق آسمان وزمین کا ہے۔ اور یہ مروجہ انجیل کی سچائی کی ایک زبردست دلیل ہے۔

دوم۔ جعلی اناجیل میں یہ بدعت ملتی ہے کہ مسیح سچ مچ اصلی انسان نہ تھا بلکہ بچپن میں الہیٰ عقل وفہم رکھتا تھا۔ یہ بات مطلقاً اصلی انجیل کی تعلیم کے خلاف ہے۔

پطرس کی انجیل کے مصنف نے یہ ثابت کرنا چاہا کہ جب مسیح مصلوب ہوا جس کا وہ انکار نہ کرسکا تو نہیں مرا اور نہ اسے خدا کی مفارقت محسوس ہوئی جیسا انجیل میں مرقوم ہے پس اس نے یوں لکھا۔

فصل ۵۔

دوپہر کا وقت تھا اور تمام یہودیہ پر تاریکی چھائی رہی اور لوگ فکر مند اور سخت مضطرب تھے ایسا نہ ہو کہ اس کے جیتے ہوئے سورج ڈوب جائے کیونکہ لکھا ہے کہ سورج مقتول کے ہوتے ہوئے نہ ڈوبنے پائے۔ اوران میں سے ایک نے کہا اس کو پت ملایا ہوا سرکا پلاؤ اورانہوں نے اسے ملاکر عیسیٰ کو پلایا۔ یوں وہ سب کچھ پورا کرکے اپنے گناہوں کو اپنے سروں پر لائے۔ اور بہت لوگ چراغ لئے پھرتے تھے کیونکہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ رات ہوگئی ہے اور بعض لوگ گر بھی پڑے۔

پھر عیسیٰ نے چلا کر کہا اے میری قدرت اے میری قدرت تونے مجھے چھوڑ دیا اور وہ یہ کہکر اٹھالیا گیا۔

ناظرین وہ انجیل دیکھیں جو مرقس کی معرفت لکھی گئی تو ۱۵ ویں باب کی ۳۴وی آیت میں یوں دیکھینگے کہ سیدنا عیسیٰ نے کہا اے میرے خدا اے میرے خدا تونے مجھے کیوں چھوڑدیا ہے اور انجیل مقدس یعنی نئے عہد نامے میں بیسوں دفعہ لکھاہے کہ وہ مرگیا بلکہ ٹیسٹیس (Tacitus) اور لوشین (Lucian) غیر مسیحی مورخوں نے بھی ذکر کیا ہے اور سیلس جو بُت پرستوں میں مسیحیوں کا بڑا مخالف تھا اس نے اس بات کو مسیحیوں کا ننگ بنانا چاہا کہ تمہارے دین کا بانی مصلوب ہوا۔ پر جو بدعت دوسٹیزم(Docetism) کہلاتی ہے اس میں یہ غلط تعلیم تھی کہ سیدنا مسیح درحقیقت انسان نہ تھا بلکہ ہندوؤں کے اوتاروں کی مانند اس میں خدا نے اپنے کو صرف انسان کی صورت میں دکھایا اور سچ مچ کسی طرح سے انسانی کمزوریوں اور تکلیفوں میں شریک نہیں ہوا اور یہ انجیل شریف کے بالکل خلاف ہے۔

پلاطوس کے اعمال میں مسیح کے مقدمے کے بیان میں اضافہ کیا گیا ہے مثلاً یوں مرقوم ہے کہ جن لوگوں کو مسیح نے تندرست کیا تھا ان میں سے ایک نے آکر اس کی طرف سے شہادت دی۔

یونانی نسخہ۔ چھٹی فصل

انجیل شریف یعنی نئے عہد نامہ میں یوں آیا ہے (پطرس کا پہلا خط ۲: ۱۸ اور ۱۹ اور ۴: ۶)۔ سیدنا عیسیٰ جسم کے اعتبار سے تو مارے گئے لیکن روح کے اعتبار سے زندہ کیا گیا اسی میں اس نے جاکر ان قیدی روحوں میں منادی کی جو اس اگلے زمانے میں نافرمان تھیں الخ" اور پھر مردوں کو بھی خوشخبری اسی لئے سنائی گئی تھی کہ جسم کے لحاظ سے تو آدمیوں کے مطابق ان کا انصاف ہو لیکن روح کے لحاظ سے خدا کے مطابق زندہ رہیں۔ بہت سے مفسرین یہ سمجھتے ہیں کہ ان آیتوں کا یہ مطلب ہے مصلوب ہونے اور جی اٹھنے کے درمیان سیدنا مسیح نے عالم ارواح میں منادی کی تاکہ مردوں کو اس کی تعلیم ماننے اور رجوع لانے کا موقع ملے۔

عام لوگوں میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اس کی نسبت اور معلوم کرلیں کہ چنانچہ بعض مصنوعی انجیلوں میں ان باتوں کا ذکر پایاجاتاہے مثلاً پلاطس کے اعمال میں یوں مسطور ہے:

لاطینی نسخہ فصل ۱۷

ربی اداس اور ربی فنیس اور ربی ایگیاس یعنی وہ تین اشخاص جو گلیل سے یہ کہتے آئے تھے کہ ہم نے دیکھا کہ عیسیٰ آسمان پر اٹھالیا گیا ہے یہودیوں کے سرداروں کے بیچ اٹھ کھڑے ہوئے اور جو کاہن اور لاوی کی مجلس ربانی کے لئے فراہم ہوئے ان سے کہا جب گلیل سے یردن تک آتے تھے تو ان آدمیوں کی ایک بڑی بھیڑ جو پرانے زمانے میں مرگئے تھے سفید کپڑے پہنے ہمیں ملی۔ ان میں ہم

نے گرینس اور لیوکیس کو حاضر دیکھا اور وہ ہمارے نزدیک آئے۔ پس ہم نے ایک دوسرے کو بوسہ دیا کیونکہ وہ ہمارے پیارے دوست تھے۔ اور ہم نے ان سے پوچھا کہ اے دوستو۔ اے بھائیو ہم کو بتادو کہ یہ کیا جان اور کیا جسم ہے اور یہ کون لوگ ہیں جن کے ساتھ تم چلتے ہو اور تم جومردہ تھے کیسے مجسم ہوئے۔ تو انہوں نے جواب دیا ہم مسیح کے ساتھ عالم ارواح سے نکلے اور اسی نے ہم کو مردوں میں سے جلا کر اٹھایا ہے۔

فصل ۱۷ سے ۱۹ تک

آگے یوں بیان ہے کہ ان دوآدمیوں یعنی گرینس اور لیوکیس نے جو کچھ واقع ہوا اس کی کیفیت لکھ دی۔ گرینس کا اظہار حسبِ ذیل ہیں :

میں گرینس ہوں۔ اے مولا عیسیٰ مسیح زندہ کے خدا کے بیٹے جو عجیب کام تو نے عالم ارواح میں کیا ہے مجھے اس کا ذکر کرنے دے۔ جب ہم عالم ارواح کے بیچ تاریکی اور موت کے سائے میں جکڑے تھے تو یکایک ہم پر بڑی روشنی چمکی اور عالم ارواح او رموت کے پھاٹک لرزاں ہوئے اور اعلیٰ باپ کے بیٹے کی ایسی آواز سنائی دی جیسی بڑی گرج کی آواز اور وہ آواز یوں اعلان کرنے لگی۔ اے حاکمو! اپنے پھاٹکوں کے کواڑوں کو ہٹالو۔ اپنے ازلی دروازوں کو کھول دو کیونکہ مسیح دوالجلال داخل ہونے کے لئے نزدیک آتا ہے۔

تب موت کا حاکم شیطان ڈرتا ہوا بھاگتا چلا آیا اور اپنے خادموں سے اور عالمینِ ارواح سے کہنے لگا۔ اے میرے خادمو اوراے سب عالمین ارواح اکٹھے ہو کر اپنے پھاٹکوں کو بند کروتاکہ جوان کے مالک ہیں اسیر ہو کر نہ باندھے جائیں۔۔۔ پھر شیطان نے ہادیس سے کہا تیار ہو کہ اسے جو میں تیرے پاس لاؤں پکڑلو۔ اس پر ہادیس نے شیطان کو یوں جواب دیا کہ اعلیٰ باپ کے بیٹے کی آواز کے سوا یہ شور اور کچھ نہیں تھا کیونکہ زمین اور عالم ارواح کے سب مقام اس سے لرزاں ہوئے اس لئے مجھے گمان ہے کہ میں خود اور میرے سب بند بھی کھل گئے ہیں مگر اے شیطان ساری بدی کے سردار میں تجھے تاکید کرتاہوں کہ میری اور تیری قدرت کے واسطے اس کو میرے پاس نہ لا ایسا نہ ہو کہ جب ہم اسے لے لینا چاہیں تو ہم اس کے اسیر ہوجائیں کیونکہ اگر اس کی آواز ہی سے میری ساری طاقت یوں مغلوب ہوئی تو تیرا کیا خیال ہے کہ جب وہ ہمارے پاس آموجود ہوگا تووہ کیا کچھ کریگا۔ اس کے بعد یوں بیان ہے۔

فصل ۲۱۔

کہ حضرت آدم اور حضرت شیث اورانبیاء میں سے بعض اور آخر میں حضرت یحییٰ، عیسیٰ مسیح کا حال بیان کرنے لگے پھر یہ لکھا ہے (فصل ۲۳۔ آیات ۱۔ اور ۳) اور اعلیٰ باپ کے بیٹے کی آواز بڑے گرج کی مانند دوبارہ آئی کہ اے حاکمو اپنے پھاٹکوں کو اٹھاؤ اوراے ابدی دروازو اٹھو تو جلال کا بادشاہ داخل ہوگا۔ تب شیطان اور ہادیس نے پکار کر پوچھا جلال کا بادشاہ کون ہے! اور خداوند کی آواز نے جواب دیا۔ خداوند، زبردست اور قوی، خداوند جو جنگ میں قوی ہے۔۔۔ تب مقدس داؤد کا غصہ شیطان پر بھڑکا اوراس نے بلند آواز سے کہا۔ اے ناپاک

اپنے پھاٹکو کو کھول تا کہ جلال کا بادشاہ اندر آئے۔ اسی طرح سے خدا کے تمام اولیا شیطان کے خلاف اٹھے اور قریب تھا کہ وہ اسے پکڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کردیتے۔ تب باہر سے آواز پھر آئی۔ اے حاکمو اپنے پھاٹکو کو کھول ----۔ اور دفعتہً عالم ارواح لرزاں ہوا اور موت کے دروازے اور قفل چوُر ہوگئے اور لوہے کے اڑبنگے ٹوٹ کر زمین پر گر پڑے غرض سب کھل گیا اور شیطان نادم اور رنجیدہ بیچ میں کھڑا رہا اور اس کے پاؤں میں بیڑیاں لگائی گئیں اور سیدنا عیسیٰ مسیح آسمانی نور کے جلوے اور حلم کے ساتھ آیا۔ گووہ اعلیٰ تھا تو بھی حلیم تھا اور اپنے ہاتھ میں زنجیر لاکر اس کو شیطان کی گردن میں باندھ دیا اور اسے پیچھے کی طرف جہنم میں پھینک دیا۔

فصل ۲۵

اس کے بعد بیان ہے کہ مسیح حضرت آدم اور حوا اور بہت سے اور راستبازوں کو فردوس میں لے گیا۔

مذکورہ بالا باتوں کا ذکر اصلی کتاب میں کہیں موجود نہیں۔ اس کی نسبت اتنا کہنا کافی ہے کہ وہ سب متخیلہ کا بنایا ہوا ہے اور بس۔

رسولوں کے اعمال کی بابت جو مصنوعی کتابیں لکھی گئیں ان میں سے تقریباً سب ایک خاص فرقے کی طرف سے ہیں اس فرقے کا نام نیکی تھا۔ وہ یہ سیکھاتا تھا کہ جسم سراسر بد ہے اور روحانیت کے لئے ضرور ہے کہ جسم کو تکلیف دیں۔ وہ یہ تعلیم دیتے تھے کہ بیوی اور شوہر کا اکٹھا ہونا داخل گناہ ہے جیسا اوپر بیان ہوچکا ہے اور یہ جعلی کتابیں اس بدعت سے قریب قریب بھری ہیں اگرچہ اس کے ساتھ ہی اچھی تعلیم بھی پائی جاتی ہے۔

یوحنا کے اعمال میں یوں مندرج ہے (باب ۲۱۔ فصل ۱۰۵) اپنے دل میں مبارک یوحنا کی تعلیم قبول کرلو۔ جب وہ شادی میں بلایا جاتا تھا تو صرف پاکدامنی کے لحاظ کرنے کے خیال سے جاتا تھا اور اس بات پر غور کروجو اس نے کہی کہ بچو جب تمہارا جسم پاک اور اچھوت ہے اور برباد نہیں ہوا اور شیطان نے جو پاکدامنی کا بے شرم جانی دشمن ہے۔ تمہیں ناپاک نہیں کیا تو نکاح کے لگاؤ کا بھید سمجھو کہ وہ سانپ کا عمل ، تعلیم سے ناواقفی ، نسل کا نقصان ، موت کی بخشش---۔ اور وہ رکاوٹ ہے جو آدمی کو خداوند سے الگ رکھتا ہے۔

اور پھر یوں مرقوم ہے کہ یوحنا نے دعا کی (وہی باب فصل ۱۱۳) اے تو جس نے مجھے آج تک عورت کے ساتھ شادی کرنے سے اچھوت رکھا۔ جب میں نے جوانی میں شادی کرنی چاہی تو تونے مجھ پر ظاہر ہو کر فرمایا۔ اے یوحنا مجھے تیری ضرورت ہے تو تونے پھر میرے لئے جسمانی مرض تیار کیا اور جب تیسری بار میں نے شادی کرنا چاہی تو تونے مجھے فوراً روک دیا۔ الخ

پھر توما کے اعمال میں بھی لکھا ہے کہ سیدنا مسیح نے خود ایک مرتبہ دلہا دلہن پر ظاہر ہو کر ان کو سکھایا کہ نکاح ناپاک ہے اور شوہر اکٹھے ہونے سے اپنے جسموں کو ناپاک کرتے ہیں۔

پولوس کے اعمال میں بہت سی عجیب باتیں لکھی ہیں۔ مثلاً بائرونس افسس شہر کا حاکم تھا اور پولوس نے بے باکی سے بات کی۔ پس بائرونس نے کہا تو اچھی باتیں کرنا جانتا ہے پر یہ ایسی باتوں کا مناسب وقت نہیں۔ مگر شہر کے لوگ بہت ناراض ہوئے اور پولوس کے پیرواؤں کو بیڑیوں میں جکڑ کر اسے قید خانے میں بند کردیا جب تک وہ شیر ببروں کے سامنے نہ پھینکا جائے ۔ مگر یوبلا اور ارتیملا جو معزز افسیوں کی بیویاں تھیں پولوس کی سچی پیرو تھیں۔ وہ رات کو اس کے پاس گئیں اورالہیٰ اصطباغ مانگا۔ اور خدا کی قدرت سے پولوس لوہے کی بیڑیوں سے چھوٹ گیا اس وقت فرشتے بھیجے گئے تاکہ پولوس کو ہمراہ لے جائیں اور اپنے ازحد تیز نور سے رات کی تاریکی کو دور کریں۔ پولوس ان کے ساتھ سمندر کے کنارے گیا اوران عورتوں کو دیا اور بغیر اس کے کہ قید خانے کا کوئی آدمی دیکھے قید میں لوٹ گیا اور شیر ببروں کے بھینٹ ہونے کے واسطے رکھا گیا۔

چنانچہ ایک نہایت بڑا شیر ببر جو زور میں یکتا تھا اس پر چھوڑا گیا اور وہ اکھاڑے میں اس کے پاس دوڑ کر اس کے قدموں پر لیٹ گیا۔ پھر جب بہت سے اور جنگلی درندے اس پر چھوڑدیئے گئے تو کوئی اس پاک جسم کو چھونے نہیں پایا بلکہ مورت کی طرح کھڑارہے کر دعا میں لگا رہا۔ اسی وقت آندھی آئی اور بہت سے اولے گرے یہاں تک کہ بہتیرے آدمیوں اور جانوروں کے سر پھوڑدیئے گئے اور خود بائرونس کا کان کٹ گیا۔ پھر بعد میں وہ اور اس کے خادم پولوس کے معبود کو ماننے لگے اور نجات کا بپتسمہ لیا اور وہ شیر ببر پہاڑوں میں بھاگ نکلا۔

پولوس کے اعمال کے نسخہ کا شروع اور خاتمہ بہت کچھ پھٹا ہے۔ مذکورہ بالا قصے کا ذکر ہپولٹیس کی ایک کتاب میں پایا جاتا ہے۔ اس کی موت ۲۳۶ء میں ہوئی ۔ پورا بیان چودہویں صدی کی ایک یونانی کتاب میں ملتا ہے ۔ کچھ شک نہیں کہ جب پولوس کی اعمال کی کتاب لکھی گئی تو یہ اس کا ایک حصہ تھا۔ ڈاکٹر جیمس نے اسے آٹھواں باب ٹھہرایا ہے۔

ان مصنوعی اعمال کی کتابوں میں بیسوں ایسی ایسی رام کہانیاں ہیں پر کسی میں کچھ حقیقت نہیں معلوم ہوتی کیونکہ اس کی کچھ شہادت بھی نہیں ملتی ثبوت کا کیاذکر۔

کئی جعلی خطوط بھی لکھے گئے جن کے اصلی لکھنے والوں کے نام معلوم نہیں ۔ انہوں نے چاہا کہ یہ رسولوں کے خطوط مانے جائیں مگر ان میں کوئی غور طلب بات نہیں جو ذکر کرنے کے لائق ہو۔

آخر کار مصنوعی مکاشفات ہیں جن میں بڑی تفصیل کے ساتھ لوگوں نے وہ باتیں لکھیں جن کو وہ دنیا کی آخرت کے لئے مناسب سمجھتے تھے اور گنہگاروں کی سزائیں بھی بیان کیں۔ایک عبارت مذکورہ ذیل ہے جو پطرس کے مکاشفے سے اقتباس کی گئی ہے اوراسی پر ہم اکتفا کریں۔ اختیم شہر کا نسخہ آیات ۲۱ سے ۲۵ تک۔

اور میں نے ایک اور مقام دیکھا جو اس پہلے مقام کے سامنے تھا یہ بہت بدصورت تھا اور سزا کے لئے تھا اور سزا پانے والوں کا لباس کالا تھا جو اس جگہ کی

ہوا کے موافق تھا۔ وہاں کچھ لوگ اپنی زبانوں سے لٹکائے گئے تھے یہ وہ تھے جنہوں نے راہِ راست کا کفر بکا اور ان کے نیچے جلتی آگ رکھی گئی تھی جو انہیں عذاب دیتی تھی۔ اور ایک بڑا تالاب بھی تھا جو جلتے کیچڑ سے بھرا تھا اس میں کچھ لوگ تھے جو راستی سے کنارہ کش کرتے تھے اوران پر غالب پہنچانے والے فرشتے مقرر تھے۔ ان کے سوا عورتیں بھی تھیں جواس ابلتے ہوئے کیچڑ کے اوپر اپنے بالوں سے لٹکائی گئیں۔ یہ وہ تھیں جو اپنے کو زناکاری کے غرض سے سنگارتی تھیں اور جو مرد ان کے ساتھ زنا کی غلاظت میں مبتلا ہوئے تھے وہ اپنے پاؤں سے لٹکائے گئے اوران کے سراس کیچڑ میں چھپے تھے اور وہ یہ کہتے تھے کہ ہم کو یقین نہ تھا کہ ہم اس جگہ میں آئینگے پھر میں نے قاتلوں اوران کے صلاحکاروں کو ایک تنگ مقام میں پھینکا ہوا دیکھا۔ اس مقام میں ناپاک رینگنے والے جاندار تھے اوران لوگوں کو ڈنک مارتے تھے اور وہ لوگ اس عذاب میں کروٹ بدلتے رہتے تھے۔ اوران پر اس قدر کیڑے لگے تھے کہ کالی گھٹا کی مانند تھے ۔ اور مقتولوں کی روحیں کھڑی ہوئی قاتلوں کے عذاب کو دیکھتی اور یہ کہتی تھیں یا خدا تیرا انصاف راست ہے۔

زیادہ عبارتیں اقتباس کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی اور اگروہ لکھی جاتیں تو تطویل کااندیشہ ہوتا۔ اتنی عبارتوں سے ناظرین دیکھ سکتے ہیں کہ جعلی اناجیل، اعمال اور مکاشفات کیسے ہیں۔

شاید یہ سوال کیا جائے کہ خدائے تعالیٰ نے لوگوں کو ایسا کام کیوں کرنے دیا۔ اس کا جواب آسان نہیں کیونکہ خدا بہت سے گنہگاروں کو جبراً گناہ کرنے سے نہیں روکتا پر شاید ایک سبب یہ ہے کہ مسیحی کلیسیا جانچی جائے اور خداوند کا کلام پہچاننا سیکھے۔ اورایک فائدہ توصاف ظاہر ہے۔ ان جعلی اور محرف کتابوں کا مطالعہ کرنے سے ہم معلوم کرسکتے ہیں کہ اس زمانے کے لوگ کیسی کیسی باتیں اپنی طرف سے بنانا پسند کرتے تھے اگر مروجہ انجیل صحیح نہ ہوتی تو بیشک اس میں ایسی ہی باتیں پائی جاتیں پر اگر ناظرین مقابلہ کرینگے تو معلوم کرینگے ان میں آسمان وزمین کا فرق ہے اور یہ مروجہ انجیل شریف کی صحت کا ایک ثبوت ہے۔

اگر انگریزی دان ناظرین کو شوق ہو تو وہ ڈاکٹر جیمس صاحب کی کتاب کا مطالعہ کریں جس کا نام اورملنے کا پتہ حسب ذیل ہے۔

The Apocryphal Testament by.Dr.M.K.James
Oxford Press. Bombay.

گزشتہ صدی میں مسیحی علماء نے انجیل جلیل کے موجودہ متن کو خوب جانچا تاکہ اگراس میں کوئی غلطی پڑگئی ہو تو یہ معلوم ہوجائے اورجتنے پرانے نسخے مل سکتے تھے جن میں سے اکثر محمد صاحب کی پیدائش سے بہت سال پہلے لکھے گئے تھے ان کا مقابلہ کیا۔ خاص کر پادری ویسٹکاٹ اور پادری ہورٹ صاحبان نے یہ کام کیا یہاں تک کہ جن لوگوں نے اس کو دریافت فرمایا اور صاحبان موصوف کی تصنیفات اور تالیفات کا مطالعہ کیا انہیں معلوم کہ نئے عہد نامہ کا صحیح متن ہمارے پاس ہے۔

ناظرین یقین کریں کہ مروجہ انجیل صحیح ہے جب خدا نے اپنا کلام انسان پر نازل کیا تو اسے بگڑنے نہیں دیا اور اگرچہ بدعتوں اور بداعتقادوں نے اس کو بگاڑنے اور اس میں اضافہ کرنے کی کوشش کی جیسا اوپر بیان ہوچکا تو بھی خدا کی ہدایت سے ایمانداروں نے ان کی کوشش کو معلوم کیا اور ان کی مصنوعی کتابوں کی برائی پہچان لی یہاں تک کہ یہ نتیجہ ہوا کہ یہ کتابیں کامیاب بلکہ تقریباً نایاب ہوگئی ہیں اور اکثر کو ان کی موجودگی کا گمان تک نہیں۔ خدا کرے کہ جتنے لوگ اس کے پاک کلام پر حملہ کریں یا اس کو بگاڑدینے کی کوشش کریں ان کی کوششیں اسی طرح سے رائگاں جائیں۔آمین۔ ثم آمین۔

تمام شد